

عصر حاضر میں ماحول کی الودگی اور اسلامی جائزہ

مولانا نور خالق شاہ

نائب مہتمم جامعہ المرکز الاسلامی پاکستان (بنوں)

نمبر شمار	ذیلی عنوانات	نمبر شمار	ذیلی عنوانات
۱	ماحول کی تعریف	۲	ماحول کی قسمیں
۳	قدرتی ماحول اور قرآن پاک	۴	مصنوعی ماحول اور قرآن پاک
۵	آلودگی ماحول کی تعریف	۶	آلودگی کی قسمیں
۷	قدرتی عوامل سے ماحول کو کیسے بچایا جاسکتا ہے	۸	مصنوعی عوامل سے ماحول کو کیسے بچایا جاسکتا ہے
۹	ماحول کو خود انسانی عوامل سے کیسا بچایا جاسکتا ہے	۱۰	ماحول کی الودگی اور خلاق کی الودگی میں نسبت/تعلق
۱۱	سائیکل سواری اور ماحول سے تعلق (کفایت شعاری کے ذریعے)	۱۲	خلاصہ
۱۳	شور و غل بچانا	۱۴	ملاؤٹ اور ماحول کی الودگی
۱۵	پراگندہ ماحول اور صاف ستھرا ماحول ایک حدیث کے حوالے سے		

(۱) ماحول کی تعریف:

ہمارے گرد، پیش کو ماحول کہتے ہیں۔ مثلاً انسان، جانور، پودے، پانی، ہوا، زمین اور پہاڑ وغیرہ کے علاوہ درج حرارت اور روشنی بھی ماحول کا حصہ ہے۔ مختصر یہ کہ جملہ اشیاء خواہ ٹھوس حالت میں ہو، مائع کے حالت ہوں یا گیس کے حالت میں یہ سب ماحول کے زمرے میں آتے ہیں۔

(۲) ماحول کی قسمیں: ماحول کی دو بڑی قسمیں ہیں۔

(i) قدرتی ماحول: Natural Environments

(ii) مصنوعی ماحول: Manmade Environments

(1) قدرتی ماحول: پہاڑ، جنگل، دریا، میدان صحرا وغیرہ جو کہ قدرتی مناظر ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی شان کی مظہر ہے۔ مصرع (ہر ورق دفتر ایست معرفت کردگار) اس کو قدرتی ماحول کہلاتی ہے۔

(ii) مصنوعی ماحول: ہر اس چیز کو کہتے ہیں۔ جس پر حضرت انسان محنت کرتا ہے۔ اور اس کے نتیجے میں عمارات، مکانات، فیکٹریاں، نہریں، گلیاں، سڑکیں وغیرہ تیار ہو جاتے ہیں۔ مصنوعی ماحول یا مصنوعی مناظر ہیں۔ اس طرح ریل گاڑی اور موٹر کاریں اور جہازیں وغیرہ بھی مصنوعی ماحول میں شامل ہیں۔

(۳) قدرتی ماحول اور قرآن پاک:

اللہ تعالیٰ نے قدرتی ماحول اور قدرتی مناظر کا قرآن مجید میں یوں ذکر فرمایا ہے۔

”هو الذي جعل لكم الارض فراشا والسماء بناء وانزل من السماء ماء فاخرج به من الثمرات رزقا لكم فلا

تجعلو الله انداد وانتم تعلمون.“ (سورة البقرة)

اللہ تعالیٰ کی ذات جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا اور آسمان کو چھت بنایا۔ اور آسمان سے پانی برسایا۔ جس سے میوے نکالے جو کہ

تمہارے لئے رزق ہے۔ پس اللہ کیساتھ شریک نہ ٹھہراؤ۔ حالانکہ تم جانتے بھی ہو۔

دوسری جگہ ارشاد ہے۔ ”هو الذي خلق لكم ما في الارض جميعا.“ (البقرة)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ وہ ذات ہے۔ جس نے سب چیزیں تمہارے لئے پیدا کی ہے جو زمین میں ہے۔

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”هو الذي انزل من السماء ماء لكم منه شراب ومنه شجر فيه تسمون ينبت لكم به

النوع والزيتون والنخيل والا عناب ومن كل الثمرات ان في ذلك لاية لقوم يتفكرون“ (النحل پارہ ۱۴)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ وہ ذات ہے۔ جس نے تمہارے لئے آسمان سے پانی اتارا جو کہ تم پیتے ہو، اور اسی سے درخت پیدا کئے ہیں۔ جس میں

تم جانور چراتے ہو، گاتے ہو، تمہارے واسطے اسی سے کھیتی، زیتون، کجھو ریں اور انگور نکالیں ہیں اور ہر قسم کے میوے۔

بے شک اس میں نشانی ہے ان لوگوں کے لئے جو غور کرتے ہیں۔ ایک اور جگہ ارشاد ہے۔ امن جعل الارض قرارا جعل خللها

انہرا و جعل لہا رواسی وجعل بین البحرین حاجزا

ترجمہ: بھلا کس نے زمین کو بنایا ٹہرنے کے لائق اور اس کے بیچ میں ندیاں بنائیں اور اس کے قرار کے لئے پہاڑ گاڑ دیئے اور دریاں

میں آڑ بنا دیئے۔ ایک اور جگہ ارشاد بازی تعالیٰ ہے۔ افلا ينظرون الى الابل كيف خلقت والى السماء كيف رفعت

والى الجبال كيف نصبت والى الارض كيف سطحت (الغاشية)

کیا وہ اونٹ کو نہیں دیکھتے، کہ کس طرح پیدا کیا گیا ہے۔ اور آسمان کو کس طرح اوپر بلند کھڑا کیا ہے۔ اور پہاڑوں کو کس طرح کھڑے کیے

ہیں۔ اور زمین کو کس طرح پھیلا دیا ہے۔

(۴) مصنوعی ماحول اور قرآن پاک:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ ”زين للناس حب الشهوات من النساء والبنين والقناطير المقنطرة من الذهب والفضة والنخيل

المسومة والانعام والحرث ذلك متاع الحيوۃ الدنيا والله عنده حسن المآب“

ترجمہ: فریفتہ کیا لوگوں کو مریعہ چیزوں کی محبت نے جیسے عورتیں اور بیٹے اور خزانے جمع کیے ہوئے۔ سونے اور چاندی کے اور گھوڑے

نشان لگائے ہوئے اور مویشی اور کھیتی۔ یہ فائدہ اٹھانا ہے۔ دنیا کی زندگی میں اور اللہ ہی کی پاس ہے اچھا ٹھکانا۔ اللہ تعالیٰ نے مادی چیزوں کی محبت طبعی طور انسانوں کے دلوں میں ڈال دی ہے۔ لہذا انسان فطری طور سے ان چیزوں کی تلاش اور جستجو کر رہا ہے اور ان سب پر دنیا کا سارا نظام قائم ہے۔ مثلاً (کھیتی باڑی مزدوری صنعت، تجارت وغیرہ) اس کے واسطے انسان تکالیف برداشت کرتا رہتا ہے اور دنیا کی یہ رونق و رونق اور ہنگامے جو ہم دیکھتے ہیں۔ یہ سب اسی کا نتیجہ ہے۔ اور اس پر دنیا کی آبادی اور بقاء کا انحصار ہے۔ مزدور صبح اٹھ کر مزدوری تلاش کرتا ہے۔ مالدار گھر بنانے کے لئے مزدور تلاش کرتا۔ تاجر سامان مہیا کرتا ہے۔ گاہک سامان خریدتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ جو ہم روزمرہ مشاہدہ کرتے ہیں۔

الغرض یہ مصروف دنیا جو ہم دیکھتے ہیں۔ اس کی محبت فطری ہے۔ مگر یہ مصروفیات شریعت کے مطابق و اعتدال کے ساتھ اور اچھے طریقے سے نبھانا چاہئیں۔ تاکہ بے اعتدالی و ناجائز طریقے غیر صحت مندانہ حرکات جس سے معاشرے میں اور اس دنیا کے کاموں میں بگاڑ پیدا نہ ہو۔ اور ایک اچھا سا اسلامی معاشرہ اور اسلامی ماحول بن جائے۔

(۵) الودگی ماحول کی تعریف:

ماحول میں الودگی سے مراد ایسی غیر صحت مندانہ تبدیلی جس سے انسان، حیوان کی زندگی اور رہنے سہنے کے حالات پر بڑے اثرات مرتب ہوں اسے ماحول کی الودگی کہتے ہیں۔

(۶) الودگی کی قسمیں:

- الودگی کی کئی قسمیں ہیں۔ i الودگی قدرتی عوامل سے ii الودگی مصنوعی عوامل سے iii الودگی خود انسانی ذات سے
- (i) الودگی قدرتی عوامل سے: اس میں زلزلے، دریاؤں میں طغیانی طوفان، اندھی آتش فشاں پہاڑ کا پھٹنا وغیرہ شامل ہیں یہ قدرتی طور پر الودگی کا سبب بنتے ہیں۔
- (ii) الودگی مصنوعی عوامل سے: جیسے گاڑیوں اور کارخانوں سے نکلا ہوا دھواں کیما کی کھادیں گھروں میں فلشوں (لٹرین) سے باہر کو گندے پانی کا اخراج سگریٹ نوشی وغیرہ
- (iii) الودگی خود انسانی ذات سے: مثلاً انسان کا چھینکنا۔ کھانا کھانا تھوکنے اور انسان کے فضلات یعنی پیشاب اور پاخانہ وغیرہ۔ جو کہ انسان کے ذات کے ساتھ مخصوص ہیں۔

(۷) قدرتی عوامل سے ماحول کو کیسے بچایا جاسکتا ہے:

قدرتی عوامل یا قدرتی آفات سے اس خوبصورت ماحول کو بچانے کے لئے سر توڑ کوششیں کی جا رہی ہیں۔ نئے نئے منصوبے بنائے جا رہے ہیں۔ لیکن اب تک کوئی خاطر خواہ نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔ جدید سائنس اور ٹیکنالوجی سے کام لیا جاتا ہے۔ نئے آلات ایجاد کرنے کی

کوشش کی جارہی ہے۔ کہ ان قدرتی آفات کا پہلے ہی سے اطلاع ہو۔ تاہم انسان اپنے آپ کو محفوظ نہ کر سکا۔ اگرچہ اسلام اس کے تو خلاف نہیں ہے۔ کہ انسان اپنے آپ کو اس سے محفوظ کرنے کا طریقہ تلاش نہ کریں۔ اسلام یہ ہدایت ضرور دیتے ہیں۔ کہ انسان کے گناہ کے سبب قدرتی آفات آتے رہتے ہیں۔ لہذا انسان کو اپنے گناہ پر نادم ہونا چاہئے تو بہ استغفار کرنا چاہئے۔ دعا اور صدقات پر توجہ دینا چاہئے تاکہ آفات ٹل جائیں۔ یا سرے سے یہ آفات وقوع پزیر نہ ہو۔ انسان اور اس کے ارد گرد ماحول متاثر نہ ہو۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے ”ظہر الفساد فی البر والبحر بما کسبت ایدی الناس“

(ترجمہ) خشکی اور تری میں فساد بگاڑ انسانوں کی اپنے ہاتھوں کی کمائی کی وجہ سے ہے لہذا عاقل ہو کہ قدرتی عوامل سے ماحول کا متاثر ہونا دراصل انسان کے گناہوں کا سبب ہے۔ حضورؐ اندھی اور طوفان میں مسجد کا رخ فرماتے دعاؤں اور استغفار میں مشغول ہوتے۔ جبکہ کسوف و خسوف (چاند گرہن و سورج گرہن) ہونے کے صورت میں نوافل ادا فرماتے تھے۔

(۸) مصنوعی عوامل سے ماحول کو کیسے بچایا جاسکتا ہے:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ”ونزلنا من السماء ماء طهورا“ ہم نے آسمان سے صاف پانی نازل کیا۔ لیکن مصنوعی عوامل ہی کی وجہ سے الودہ ہو جاتی ہے۔ اور اس سے ماحول پر بھی برا اثر پڑتا ہے۔ گھروں عمارتوں کے فلیش (لٹرین) وغیرہ سے پانی بہہ کر نہروں اور تالابوں کی صورت میں جمع ہو جاتے ہیں۔ یا پھر دریاؤں، جھیلوں، نہروں یا ندیوں کی صورت اختیار کر جاتی ہیں۔ ان تالابوں، جھیلوں میں الودہ پانی جمع ہو کر گندہ قسم کے زہریلا کیڑے اور چمچروں کی ٹھکانے بن جاتے ہیں۔ ہوا گند اور بدبودار ہو کر ماحول الودہ بن جاتا ہے۔ اسلام نے حکم دیا ہے۔ کہ کھڑے پانی میں پیشاب نہ کریں۔ لابیولن فی ماء راکدہ (مشکوٰۃ) اس کا مطلب یہ ہے کہ پانی کو صاف رکھا جائے اور جمع شدہ پانی الودہ ہونے سے بچایا جائے۔ ساحل سمندر پر آئیل ٹینکروں سے تیل ریس ریس کر نہ صرف یہ کہ پانی الودہ ہو کر انسان اور آبی جانوروں کے مرنے کا سبب بنتے ہیں۔ بلکہ اس سے بادل بننے کا عمل بھی متاثر ہوتا ہے۔ ہمارے زمین کا زیادہ تر حصہ پانی پر مشتمل ہے۔ ایک اندازے کے مطابق زمین کا ۳/۴ حصہ پر پانی ہے۔ جو کہ سمندروں، دریاؤں اور ندیوں کے صورت میں موجود ہے۔ جو تمام

جانوروں کا لازمی جز ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ ”وجعلنا من الماء کل شیء حی“ اور ہم نے ہر جاندار کو پانی سے زندہ

رکھا۔ تو ان الودہ پانی پینے سے کروڑوں انسان مر جاتے ہیں۔ پانی الودہ ہونے سے ماحول میں بھی بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے۔

اسلام نے صاف و پاک پانی سے وضو و غسل شرط قرار دیا ہے۔ حدیث میں ہے کہ پانی کے برتن کو ڈالنا چاہئے ایک حدیث میں مذکور ہے

”اذ استیقظ احدکم من منامکم فلا یغمس یداہ فی الاناء حتی یغسلہا ثلاثا۔ فانہ لا یدری این بات یداہ من

الجسد۔“ (مشکوٰۃ)

ترجمہ: رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نیند سے اٹھے تو اپنے ہاتھ دھونے سے پہلے برتن میں نہ ڈالے یہاں تک کہ اپنے

ہاتھوں کو تین مرتبہ دھونہ ڈالے۔ کیونکہ ان کو نہیں معلوم کہ ان کے ہاتھوں نے رات کہاں گزاری ہے۔

اس طرح کوئلہ، تیل اور گیس کو صنعتی وسائل میں بے دریغ اسراف سے استعمال کی جاتی ہے۔ لہذا کثرت سے اور غیر ضروری استعمال (جلنے سے) مختلف زہریلی گیسیں (سلفر ڈائی آکسائیڈ، کاربن ڈائی آکسائیڈ، نائٹرو آکسائیڈ پیدا ہو کر ہوا میں شامل ہوتی رہتی ہے۔ لہذا فضائی آلودگی میں دن بدن اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ جس سے نہ صرف انسان بلکہ دوسرے جاندار اور پودے بھی بری طرح متاثر ہوتے ہیں ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ ان قدرتی وسائل کو اسلامی تعلیمات کے مطابق اعتدال کے ساتھ استعمال میں لایا جائے۔ وہ یہ کفایت شعاری جو اسلام کا زریں اصول ہے سے کام لیا جائے۔ حدیث خیر الامور اوسطھا تاکہ یہ ذخائر عرصہ دراز تک ان کے کام آسکے اور ان کے کم استعمال سے ہوا کی آلودگی میں کمی واقع ہو۔ اور اسی طرح سے ماحول کو آلودگی سے محفوظ کیا جائے گا۔ شور و غل بھی ماحول کی آلودگی کا حصہ ہے۔ جیسا کہ گاڑیوں اور کارخانوں ایک طرف تو دھواں چھوڑ کر ماحول کو آلودہ کرتی ہے۔ تو دوسری طرف بہت تیز ہارن بجا کر کانوں کے پردے پھاڑ دیتی ہیں۔ جودل، دماغ کو متاثر کرتی ہے۔ گاڑیوں کا شور تو ہسپتالوں اور سکولوں میں جو وہاں غیر معمولی خاموشی اور سکون کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن وہاں اور زیادہ بڑے اثرات نقصان مرتب کرتے ہیں۔ ان شور کی وجہ سے کاٹ، سردرد، ذہنی ٹینشن کے سبب بنتے ہیں۔ نیند کم ہونا، کانوں کے پردے فیل ہونا، غصہ آنا وغیرہ لیکن آج سے چودہ صد سال پہلے اللہ تعالیٰ فرماتے۔

”ان انکرو الاصوات لصوت الحمیر۔“ بدترین آواز گدھے کی آواز ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ یہ آواز بے ڈھنگ اور بہت اونچا اور تیز ہوتا ہے۔ جو بُرا لگتا ہے۔

(۹) ماحول کو خود انسانی عوامل سے کیسا بچایا جاسکتا ہے:

انسان جب مٹی کا تیل یا گیس وغیرہ جلاتے ہیں۔ تو ان کی دھواں سے زہریلی گیس اور کیمیائی مادے پیدا ہوتے ہیں۔ جس سے ماحول خراب ہو جاتا ہے اور سانس لینے میں کیمیائی مادے اور زہریلی گیسیں خون، جگر، گردوں، پھیپھڑوں اور اعصاب کے بیماریوں کے باعث بنتے ہیں۔ اسلام ہمیں حکم دیتا ہے کہ جب رات کو سونا ہے تو بتیاں اور چراغ وغیرہ بجھا دینا چاہئے۔ ظاہر ہے۔ کہ ساری رات چراغ کا تیل جل کر گیس بن جاتا ہے۔ انسان جب سانس لیتا ہے۔ تو یہ اندر چلا جاتا ہے اور انسان کو بیماری لاحق ہوتی ہے۔ لہذا رات کو سونے سے پہلے چراغ، لالٹین، گیس اور انگارے وغیرہ بجھانا چاہئے۔

(۲) اسی طرح انسان جب کھانتے ہیں۔ یا چھینکتے ہیں۔ تو اسلام کا سبق یہ ہے۔ کہ بایاں ہاتھ منہ پر رکھ کر کم کرنے کی کوشش کر لیں۔ تاکہ ماحول کو آلودہ ہونے سے بچایا جاسکے۔

(۳) رہائشی علاقوں کے قریب بول براز پیشاب کرنے سے ہوا آلودہ ہو کر بہت سے بیماریاں پھیلتے ہیں۔ لیکن اسلام ہمیں حکم دیتا ہے کہ رہائشی علاقے کے قریب پیشاب کرنا منع ہے۔ کیونکہ ابوداؤد شریف کا حدیث ہے۔ ”کتاب الطہارۃ“ کان النبی ﷺ اذا ذهب المذهب ابعده۔ ترجمہ: حضور پاک جب حاجت کو جاتا تو بہت دور جاتا۔

اسلام نے حکم دیا ہے کہ حاجت سے پہلے یہ دعا پڑھنا چاہئے ”اللهم انى اعوذ بك من الخبث والخبائث“ یا اللہ ہمیں گندگی سے محفوظ رکھے۔ تو اس طرح حضورؐ نے فرمایا۔ پھل وغیرہ کے چھلکے ایسے جگہ نہ پھینکے جائے جیسے دوسرے مسلمان دیکھ کر وہ بھی اس کا آرزو کر دیں اس سے دوسرے مسلمان کو تکلیف پہنچتا ہے اور چھلکے وغیرہ جمع ہو کر ماحول اور ہوا کو خراب کر دیتے ہیں۔

(۱۰) ماحول کی الودگی اور خلاق کی الودگی میں نسبت/تعلق:

ماحول کی الودگی سے پہلے اخلاق کی الودگی سے بچنا چاہئے تو ماحول کی الودگی سے بھی بچ جائیں گے۔ قرآن مجید میں ہمیں اس دعا کی تلقین کی گئی ہیں جو ہم نماز میں پڑھتے ہیں اللهم ربنا اتنا فی الدنیا حسنة وفى الآخرة حسنة وقنا عذاب النار۔ کہ اے اللہ ہمیں اس دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما دیں۔ اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا اس دنیا کی بھلائی یہ ہے۔ کہ ظاہری اور باطنی لحاظ سے صاف ستھرا ہو کر خوشگوار زندگی بسر سکیں۔ دوسری جگہ ارشاد فرمایا ہے۔ ان الله يحب التوابين ويحب المتطهرين ”اللہ تعالیٰ ظاہری باطنی صفائی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے“ طہارت بہت وسیع مفہوم رکھتا ہے۔ انسان کی ذات اور ماحول کی صفائی سے لے کر کائنات کی صفائی تک اور اخلاق کی صفائی سے لیکر افکار کی صفائی تک شامل ہے۔ لہذا اخلاق کی صفائی ماحول کی صفائی ہے۔ اس طرح اخلاق کی الودگی ماحول کی الودگی ہے۔ جیسا کہ دھواں سے ہوا گندی ہو جاتی ہے۔ اور سانس لینے کی صورت میں ہنسنے سے خراب ہو جاتے ہیں۔ یہ اخلاقی بُرائی سے بھی ہو سکتا ہے۔ سگریٹ پینا جو کہ اخلاق بُرائی ہے۔ یہ صرف پینے والے کا نقصان نہیں ہے۔ بلکہ دوسروں کو نقصان پہنچاتا ہے۔ اخلاق کا تقاضا ہے۔ کہ سگریٹ نوشی سے پرہیز کریں۔ تاہم خود محفوظ ہو کر دوسروں کو محفوظ بنادیں۔ (الف) سگریٹ نوشی سے ماحول کا الودہ ہونا:۔ سگریٹ نوشی جہاں صحت کے لئے مضر ہے۔ جس کے مختلف قسم کے بیماریاں جنم لیتی ہیں۔ اور سگریٹ نوشی کا دھواں ایک حد تک ماحول کو بھی خراب کرتا ہے۔ تو وہاں اسلام میں بھی اس کراہت اور ممانعت آئی ہے۔ کیونکہ دھواں منہ کو ڈالاجاتا ہے۔ حالانکہ دھواں کھانا یا داخل کرنا گناہ ہے۔ کیونکہ یہ کھانے کی چیز نہیں ہے۔ دوسری یہ کہ اسراف میں آتا ہے۔ چونکہ مضر صحت ہے اور جو صحت کے لئے مضر ہو وہ ناپسندیدہ ہی ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ ولا تلقوا بايديكم الى التهلكة ”ترجمہ“ اپنے جانوں کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔ امام نوواوی فرماتے ہیں۔ کہ ہر وہ چیز جس کا کھانا مضر ہو جیسے شیشہ پتھر، زہر اس کا کھانا حرام ہے۔ الروضة النديه) وعن ام سلمة قالت نهى رسول عن كل مسكر ومفتور ورواه احمد فى الفتح الرهاني۔ فى هذا الحديث ينهى عن المسكر المفتور والدخان۔ چونکہ سگریٹ کا دھواں ہوا میں شامل ہو کر ماحول کو الودہ کر دیتا ہے۔ جس کی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہے۔ سگریٹ پینے سے پھیپھڑوں کا کنسر ایڈز جیسے موذی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہے۔ وما اصابكم من مصيبة فبما كسبت ايديكم ويعفو عن كثير۔

گلی اور سڑک میں گر دو غبار سے ماحول گندہ ہو جاتا ہے۔ حالانکہ اسلام حکم دیتا ہے۔ ہمارے نماز کی جگہ پاک، صاف ہو۔ کپڑے صاف

وپاک ہو، وثیابک فطہروالرجز فاجہر۔ کپڑے صاف رکھو۔ اور برائی چھوڑو۔

(۱۱) سائیکل سواری اور ماحول سے تعلق (کفایت شعاری کے ذریعے):

سائیکل سواری ایک اہم اور ستا ذریعہ سفر ہے۔ اس کے چلانے سے صحت اچھی رہتی ہے۔ جفاکشی میں اضافہ ہوتا ہے۔ کفایت شعاری کا ایک زندہ مثال ہے۔ اور اسلام ہمیں کفایت شعاری کا درس دیتا ہے۔ حضورؐ فرماتے ہیں۔ ماعال من اقتصد وہ مفلس نہ ہوگا۔ جو کفایت شعاری اختیار کریں۔

اس دور میں گاڑیوں کا بہت بھرمار ہے۔ اگر ہم گاڑیوں کا استعمال کم کر کے کفایت شعاری اپنائیں۔ اور قریب قریب سفر بذریعہ سائیکل طے کریں۔ تو ایک طرف تو ڈیزل اور پٹرول کم خرچ ہوگا۔ جو کہ اس سے ہمیں اور قومی سرمایے میں بھی بچت ہوگی۔ اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ ڈیزل اور پٹرول کی کم استعمال سے ماحول کی آلودگی بھی کم ہوگی۔

(الف) ردی چیزیں جمع کرنے والا حلال روزی حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ ماحول کو بھی صاف رکھتا ہے:

اگر ہم سوچیں کہ ہمارے گھروں میں فالتوں اور بے کار چیزیں مثلاً حالی بوتلیں، ڈبے ردی کاغذ، اخبار، پرانے برتن، پھٹے پرانے کپڑے، جوتے، تھیلے، ربڑ اور پلاسٹک کے چپل اور ہڈیاں اور نہ جانے کیا کیا چیزیں جو بکھرے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ یہ سارا کوڑا کرکٹ ہمارے ماحول کو بری طرح سے آلودہ کرتے ہیں۔ اس ردی والے کا وجود ہمارے لئے بہت غنیمت ہے۔ یہ آلودگی کے خلاف مسلسل جہاد کر رہا ہے۔ اور ہمارے ماحول کو آلودہ ہونے سے بچا رہا ہے۔ یہ ایک طرف رزق حلال کماتا ہے۔ جو کہ عبادت ہے۔ دوسری طرف کتنا اہم کام انجام دے رہا ہے کہ گندگی کو دور کر کے ماحول کو صاف بنا دیتا ہے۔ کیونکہ ان بے کار ردی اور گندی چیزوں سے ماحول خراب ہو جاتا ہے۔ لہذا وہ یہ اشیاء جمع کر کے یا سستے داموں سے خرید کر بڑے کباڑ کے ہاتھ فروخت کرتا ہے۔ اور پھر کباڑی کارخانوں والوں کے ہاتھ فروخت کر دیتا ہے اور پھر اس سے نئے چیزیں تیار کی جاتی ہیں۔

(۱۲) خلاصہ:

جیسا کہ آج کے دور میں پوری دنیا کو ماحول کی آلودگی کا ناصل پر یہ مسئلہ درپیش ہے۔

ہر جگہ گندگی کی ڈھیر۔ عام راستوں گزرگاہوں میں گندگی چیزوں کا بھرمار کارخانوں اور گاڑیوں کا دھواں۔

مختلف جگہوں میں گندے پانی کا جمع ہونا گاڑیوں کا بارن بجانا وغیرہ یہ سب چیزیں ماحول کی آلودگی کا باعث ہے۔

لیکن اسلامی تعلیمات میں اس کا حل ملتا ہے۔ آج کل پہلے سے زیادہ ضروری ہو گیا ہے۔ کہ اسلامی تعلیمات کو مشغل راہ بنائیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حکم دیا ہے۔ کہ ہم صاف، پاک رہیں۔ الطہور شطر الایمان۔ النظافۃ جزء الایمان۔ اور ہمیں چاہئے کہ ہم خود اور ماحول کو صاف بنائیں۔

اسلام نے درخت لگانا صدقہ قرار دیا ہے۔ کیونکہ اگر کوئی انسان پودا لگاتا ہے اور اس سے انسان، پرند یا چرند کھائے تو یہ بھی ان کے لئے صدقہ ہے۔ حضورؐ نے سبز درخت اور میوہ دار درخت کے کاٹنے سے منع فرمایا ہے۔ آپؐ صحابہ کرامؓ کے ساتھ مل کر کھجور کے پودے بوئے اور پودے ہی ماحول کو صاف بنادیتا ہے۔ آسجین مہیا کرتا ہے جو کہ ہماری زندگی کے لئے بہت ضروری ہے۔ راستوں سڑکوں چوراہوں اور گزرگاہوں میں گندگی سے ماحول الودہ ہوتا ہے۔ اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ ایمان کے 70 سے زائد شاخیں ہیں۔ جن میں سے ایک ”اماطۃ الاذی عن الطريق بھی ہے کہ مضر چیز کو راستوں سے ہٹانا ایمان کا حصہ ہے۔

عن ابی ذر عن النبی ﷺ قال یصبح علی کل سلام من ابن ادم صدقة تو سلیمہ علی من لقی صدقة وامر بالمعروف صدقة ونہیہ عن المنکر، صدقة واما طمۃ الاذی عن الطريق صدقة الخ (ابی داؤد ج نمبر ۲ باب فی اماطۃ الاذی ص ۳۶۵) للایمان بضع وسبعون جزا اذنا هاما طمۃ الاذی عن الطريق.

ترجمہ: حضورؐ نے فرمایا، کہ راستے کا حق ادا کرو۔ وہ یہ کہ تکلیف دہ چیز کو راستوں سے ہٹایا جائے۔ اسلام نے حکم دیا ہے۔ کہ پھلوں کے چھلکے وغیرہ راستوں میں نہ پھینکا جائے۔ اس سے ایسا مسلمان جو پھل خریدنے کی طاقت نہ رکھتا ہو۔ وہ زیادہ متاثر ہو جاتا ہے۔ وہ دکھے گا اور اسے تکلیف پہنچے گا۔ اور اسے اپنی مفلسی پر شرمندہ ہوگا۔ سخت ہارن بجانا اور شور زہن و دماغ اور ماحول کو پرانگندہ بنادیتا ہے۔ لہذا اسلام نے تیز اونچا آواز ناپسندیدہ قرار دیا ہے۔ اسلام نے صفائی اور پاکیزہ گی پر بہت زور دیا ہے۔ ہر قسم کی نجاست اور پلیدی سے پاک ہونا طہارت کہلاتا ہے۔ اور فقہ کے کتابوں میں طہارت کے باقاعدہ ابواب ہیں۔ جہاں صفائی اور پاکیزہ گی کی مکمل تفصیل درج ہے۔

(۱۳) شور و غل مچانا:

الخاصته، وهذا الاراء رب من الله تعالى بتر كالصياخ في وجوه الناس تھا ونا بهم، اوتبو الصياخ جملة، و كانت العرب تفخير بجهارة الصوت الجهير وغير ذلك فمن كان اشد منهم صوتا كان اعز ومن كان اعز ومن كان اخفض كان اذل حتى قال شاعر هم جهير الكلام و جهير الطعاس. جهير النعم ويعد و اعلى الدين عدوى العظيم. ويعلو الرجال بخلق عميم فنهى الله سبحانه وتعالى عن هذه الخلق الجاهلية بقوله ان انكر الاصوات لصوت الحمير. (ی تو ان شياء بهات صوتہ لکان الحمار فجعلهم فی المثل سواء ۵)

(تفسیر قرطبی: ج ۳ ص ۸۲/۱۳) مطبعة دار الکتب التدرث. عنا اور مز میہ شیطان طین بھی ماحولیاتی آلودگی کا باعث بنتے ہیں۔ ماحولیاتی آلودگی میں صرف دھواں، گرد و غبار اور کوڑے کرکٹ ڈھیر ہی شامل نہیں۔ بلکہ اس میں شور و شع ب طبلے مارنا۔ باجے بجانا اور گانے بھی شامل ہیں۔ جو نہ صرف ہماری سماعت پر گراں گذرتا ہے۔ بلکہ کانوں کے راستے ہماری ذہنی اور دماغی آلودگی میں خلل کا باعث بنتے ہیں۔

جس سے ذہن اور دماغ پر گندہ ہو جاتا ہے۔ تو فشار خون Bood pressure اور اعصابی تناؤ Nervous tension جیسی

بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ حالانکہ (سما ع، العناء، حرام، وتلذذ منه کفر) اور قرآن پاک میں سورۃ القمان میں فرماتے ہیں۔ ومن الناس من يشتري لهو الحديث. یہاں ابوالمحدث سے علماء گانے بجانے مراد لیتے ہیں۔

(۱۴) ملاوٹ اور ماحول کی الودگی:

اخبار مشرق میں جمعہ 10 مارچ 2006 کو شہر سُرچی کے ساتھ لکھا ہوا تھا۔ کہ پٹرول اور ڈیزل میں ملاوٹ۔ پشاور کی فضاء زہر سے بھر گئی اس کے علاوہ ماحول کی الودگی کے ساتھ ساتھ ملاوٹ مذموم فعل ہے۔ ملاوٹ اسلام میں ایک مذموم اور گناہ جرم ہے۔ حضورؐ فرماتے ہیں۔ من عَش فليس منا۔ جس نے کھوٹ ملا یا وہ ہم میں سے نہیں۔ یقیناً اسلامی تعلیمات اپنانے سے ہم ارد گرد کی ماحول بہتر کر سکتے ہیں۔ ماہرین ماحولیات جو ماحول کے الودگی کے مطابق مختلف تجزیے پیش کرتے ہیں۔ ان سے بعض ماہرین کو موجودہ ماحولیات کے متعلق خیال ہے۔ کہ موجودہ دور میں تیز تر اقتصادی ترقی۔ سرمایہ داری نظام، نفع کے لالچ میں امریکہ، برطانیہ اور دوسرے ترقی یافتہ ممالک نے ماحول کو پراگندہ کیا۔ وہ مزید کہتے ہیں۔ کہ جو مالک سائنسی اعتبار سے زیادہ ترقی کرتے ہیں وہ ماحول کو زیادہ الودہ بناتے ہیں۔ جبکہ اسلام میں بالاتمام امور ناپسندیدہ ہے۔ اور ہر موڑ پر صاف ستھرا رہنے کی تلقین کرتا ہے۔ (روزنامہ اوصاف اف ڈے میگزین 19 مارچ 2006ء۔

(۱۵) پراگندہ ماحول اور صاف ستھرا ماحول حدیث کے حوالے سے:

عن ابی موسیٰ قال قال رسول اللہ مثل المجلس الصالح والسواء كعامل المسك ونافع الكير فعامل المسك امان يحذبك واما ان تبناع منه واما ان تجد منه ريحاً طيباً ونافع الكير اما ان يحرق ثيابك واما ان تجد منه ريحاً حبيثة (رواه البخاری ومسلم)

ترجمہ: حضرت ابی موسیٰ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا۔ کہ نیک اور بد ہم نشین کی مثال مشک رکھنے والا اور دھونکنی دھونکنے والے کی سی ہے۔ مشک رکھنے والا یا تو تم کو مفت مشک دے گا۔ یا استطاعت کے صورت میں تم ضرور اس سے خریدو گے ”یا“ اگر مذکورہ دونوں صورت نہ ہوں۔ تو اس کے ساتھ مسلسل بیٹھنے کی وجہ سے اس کی خوشبو تمہارے بدن اور کپڑے میں سرایت کر کے کچھ تو حاصل ہو جائیگی۔ اور دھونکنی دھونکنے والے کی آگ کے ذرات یا تمہارے کپڑے اور بدن کے کسی حصے کو جلا دے گا۔ اگر اس سے بچ گئے تو راکھ کے بدبو تمہارے دماغ کو متاثر کر دے گی۔ عجیب حکیمانہ انداز سے نیکو کار کی دوستی اختیار کرنے اور بدکار سے قطع تعلق کرنے یا دوسرے لفظوں میں صاف ستھرا ماحول اور پراگندہ ماحول دونوں کے اثرات کو انتہائی سادہ اور عام فہم طور پر واضح فرمایا۔

خلوص دل بھی ہوزا ہر ایک سجدے میں جہیں جھکی، نہ جھکا دل تو بندگی کیا ہے